Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۸ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ، ۹ ظہور ۱۳۵۱ہش، ۹ اگست ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۸۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارہ میں اطلاع مظہر ہے کہ:۔

گزشتہ چند روز نزلہ کی وجہ سے طبیعت ناساز رہی۔ اب کچھ افاقہ ہے عام طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے؛

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ولادت:۔ خاکسار کے چچا زاد بھائی برادرم مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب جھمٹ واقف زندگی ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول سیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷ جولائی ۷۲ء کو بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون تحریک جدید کی پوتی اور مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب چیمہ ہیڈ کورٹ تحصیل وزیر آباد کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال ثانی ربوہ

ضروری اعلان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ڈاکٹر میجر عبدالحق صاحب میڈیکل پریکٹیشنر شاہ دولہ گجرات کو تا ۳۰-۴-۷۳ء امیر ضلع گجرات منظور فرما لیا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

تمام اقوام عالم کو وحدت اسلامی میں کھڑا کر دیا جائے گا

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی تو حضور نے ایک مبسوط خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس میں حضور فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض ہی یہ ہے کہ تمام اقوام عالم کو وحدت اسلامی میں جکڑ دیا جائے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں لا کر کھڑا کر دیا جائے"

اس مقصد کو جلد پورا کرنے کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس فنڈ کو مضبوط کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر تم خدا کی نظر میں متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا

وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن تم پر قابو نہیں پا سکے گا،

"پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بد خلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اُس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلّی خدا سے مونہہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ مرے گا۔ اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکی۔ سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم اس سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے۔ اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے۔ خدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے" (کشتی نوح صفحہ ۶۵-۶۶)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ ظہور ہش ۱۳۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسابقت الی الخیرات کا عدیم النظیر مظاہرہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کی جتنی بھی صفات بیان فرمائی ہیں وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بدرجہ اولیٰ صادق آتی ہیں اور اس لئے صادق آتی ہیں کہ انہیں براہ راست نور نبوت سے فیض یاب ہونے کا انمول موقع اور سعادت میسّر آئی۔ یہ سعادت ان کے لئے ازل سے مقدر تھی۔

اس میں شک نہیں کہ قیامت تک کے واسطے نوع انسان کے لئے اسوہ حسنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کا ہی ہے اور آپؐ کی پیروی اور اتباع کے بغیر قیامت تک کسی کو نہ کوئی روحانی درجہ مل سکتا ہے اور نہ کوئی خیر و برکت میسّر آ سکتی ہے۔ لیکن آپؐ کی پیروی اور اطاعت کرنے اور آپؐ کی محبت میں محو ہونے کے اعتبار سے خود صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نمونہ بھی دیگر افراد امت کے لئے قابل تقلید ہے۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپؐ کی پیروی اور اطاعت میں انہوں نے فنا کا مقام حاصل کر کے ایک نئی اور ابدی زندگی پائی اسی طرح دیگر افراد امت کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چل کر اپنی اپنی استعداد کے مطابق فنا فی الرسول کا مقام حاصل کریں۔ اور اس طرح خود قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے تاکیدی ارشاد اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کے مصداق بنیں۔ فنا فی الرسول کا مقام حاصل کرنے میں صحابہ کرام کو اوّلیت کا جو خصوصی اور منفرد شرف حاصل ہوا خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو آفتاب ہدایت ہیں اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ

یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی تم پیروی کرو گے تم ہدایت پا جاؤ گے۔ اُن کی پیروی کے نتیجہ میں ہدایت پانے کا مطلب یہی ہے کہ تم پر یہ راز کھل جائے گا کہ روحانی ترقی کا تمام تر راز اپنی اپنی استعداد کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کرنے میں ہی مضمر ہے۔ صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ صحابہؓ ہی کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق تمہارے رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے گا اور تم آپؐ ہی کی پیروی اور اتباع کو لازم پکڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہؓ کے عشق و محبت اور آپؐ کی اطاعت میں ان کی محویت کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے زبان مبارک سے ایک بات نکلتی تھی اور وہ اسے پورا کرنے کے لئے دیوانہ وار دوڑ پڑتے تھے اور اسی وصف نے انہیں سابق بالخیرات بنا دیا تھا۔ وہ نہ صرف آپؐ کے ہر ارشاد پر والہانہ لبیک کہتے تھے بلکہ لبیک کہنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ حق یہ ہے کہ وہ

اُولٰٓئِكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ (المومنون آیت ۶۲)

کی جیتی جاگتی تصویر تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے مسابقت الی الخیرات کے جوش کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:۔ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا (الاحزاب ۲۴)

انہوں نے اس وعدہ کو جو اللہ تعالیٰ سے کیا تھا سچا کر دیا۔ پس بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پورا کر دیا اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں (کہ موقع آئے تو وہ بھی اپنی نیت کو پورا کر دکھائیں) انہوں نے اپنے ارادہ میں کوئی تنزل نہیں آنے دیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں یہ مسابقت الی الخیرات کا جوش ہی تو تھا کہ ایک دینی ضرورت پیش ہونے پر ان میں سے ہر ایک اپنی استعداد اور طاقت کے مطابق اپنا اپنا مال لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ حاضر ہوا حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا آدھا مال اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کل اثاث البیت خدمت نبوی میں پیش کر دکھایا۔ مسابقت الی الخیرات کے اس جوش کے زیر اثر وہ اپنے اموال اپنی عزتوں حتیٰ کہ اپنی جانوں تک سے دستبردار ہو گئے تھے اور انہوں نے اپنے آپ کو صحیح معنوں میں خدا کی راہ میں وقف کر دیا تھا۔ وہ خدا ہی کے ہو رہے تھے۔ اور خدا میں ہو کر زندگی بسر کرنا ان کا خصوصی شعار بن چکا تھا۔ ان کے لئے یہ ممکن ہی نہ رہا تھا کہ وہ زندگی کا کوئی ایک لمحہ بھی خدا اور رسولؐ سے غافل رہ کر گزار سکیں۔

ان کے لئے یہ نمونہ دکھانا اس لئے ممکن ہوا کہ انہوں نے جہاد اکبر یعنی نفس کے خلاف جہاد کو اوج کمال پر پہنچا دیا تھا اس کے نتیجہ میں جہاد کبیر اور جہاد اصغر ان کے لئے آسان ہوتے چلے گئے اور وہ ان ہر دو میدانوں میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے دکھاتے اور مسابقت الی الخیرات کے جذبہ کا عدیم النظیر مظاہرہ کرتے چلے گئے۔ مسابقت الی الخیرات کے بے پناہ جوش کے زیر اثر جہاد اکبر میں ان کے اوج کمال پر ہونے کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ ایک دفعہ غرباء رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ جس طرح ہم نمازیں پڑھتے اور دیگر عبادات اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں امراء بھی اسی طرح بجا لاتے ہیں لیکن زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات میں مال نہ ہونے کی وجہ سے ہم ان سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ ہماری یہ کمی پوری ہو سکے اور ہم باوجود غربت کے ان پر سبقت لے جا سکیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی ترکیب بتاتا ہوں کہ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہو سکتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ، اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ وہ وہاں سے بڑے خوش خوش اٹھے اور انہوں نے سمجھا کہ ہم نے میدان مار لیا اب ہم امراء پر سبقت لے جائیں گے۔ مگر کچھ دنوں کے بعد پھر وہی وفد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا ہم پر بڑا ظلم ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کس طرح! انہوں نے عرض کیا آپؐ نے ہمیں جو بات اس روز بتائی تھی وہ کسی طرح امیروں کو بھی معلوم ہو گئی ہے اور اب انہوں نے بھی یہ ذکر شروع کر دیا ہے اب ہم کیا کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسابقت الی الخیرات کا ان میں اس قدر جوش پایا جاتا ہے تو میں انہیں کیوں کر منع کر سکتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب نہ کریں۔

الغرض ان کی زندگیوں میں ایسا انقلاب آیا تھا کہ غربت غرباء کے لئے فتنہ نہ رہی تھی اور امارت امراء کے لئے قطعاً کوئی فتنہ کا موجب نہ تھی سب ہی مسابقت الی الخیرات کے بے پناہ جذبہ کے ماتحت مہاجر الی اللہ بنے ہوئے تھے۔ سب کو ایک ہی دھن سوار تھی کہ نیکیوں میں ترقی کریں۔ اور وہ اس دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے اس لئے وقت آنے پر وہ جہاد کبیر اور جہاد اصغر میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے چلے گئے اور ان جہادوں میں بھی انہوں نے مسابقت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا جو آنے والی نسلوں کے لئے قیامت تک مشعلِ راہ کا کام دیتا رہے گا۔

آج دنیا میں مسلمانوں کو پھر سربلند ہونے کے لئے جہاد اکبر میں مسابقت الی الخیرات کے اسی جذبہ و جوش کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں مسابقت الی الخیرات کا یہ جذبہ اور جوش ہی از سر نو پیدا کر دکھایا ہے اسی لئے جماعت احمدیہ کو بفضل اللہ تعالیٰ اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور سربلند کرنے کی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؛

انصار اللہ کا دوسرا امتحان

انصار اللہ کے لئے سالِ رواں کا دوسرا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۵ ظہور/اگست برائے ربوہ اور ۲۷ ظہور برائے بیرون جات منعقد ہوگا۔ اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۳ ربع دوم و سوم
۲۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی
۳۔ قرآن کریم کی مدح میں درثمین کے پانچ اشعار زبانی۔

تمام انصار سے گزارش ہے کہ امتحان کے لئے ذوق شوق سے تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

تمام زعماء و زعماء اعلیٰ نیز ناظمین اضلاع سے گزارش ہے کہ بروقت مطلع فرمائیں کہ انہیں کتنی تعداد میں پرچے مطلوب ہوں گے۔

بعض مجالس مرکز کو یہ اطلاع نہیں دیتیں اور بعد میں لکھتی ہیں کہ ہمیں پرچے نہیں پہنچے۔ براہ کرم اس طرف توجہ فرمائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری نجات اور فلاح خلافت سے وابستگی میں ہے

(مکرمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ ایم، اے گوجرانوالہ)

ازل سے یہ سنت چلی آرہی ہے کہ نبیوں کی جماعتوں میں مومنوں کے ایمان کی آزمائش اور پختگی کے لئے منافقین کا گروہ بھی ہوتا ہے اور ان کے نفاق سے مومن اور منافق میں تمیز ہو جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاک جماعت کو بھی منافقین کا سامنا کرنا پڑا اور جماعت احمدیہ میں ان کا وجود پایا جانا ضروری ہے۔

منافقین کے اس گروہ کے وساوس اور ان کے پروپیگنڈا کے مضر اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے اس زمانہ میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کے تمام افراد کو سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات یاد کرنے ان کا ترجمہ سیکھنے اور تفسیر جاننے کی تلقین فرمائی ہے تا ان میں بیان کردہ مضمون اذہان میں مستحضر رہے اور جہاں ہمیں منافق کے اصل روپ اور اس کے مقاصد سے واقفیت حاصل ہو، وہاں ہم اللہ تعالیٰ کے اس اعتماد پر بھی پورا اتر سکیں جو اس نے ہم پر یہ کہہ کر کیا ہے کہ جس طرح یہ لوگ مجھے دھوکہ نہیں دے سکتے اسی طرح تمہیں بھی دھوکہ نہیں دے سکتے۔

اس زمانہ میں منافقوں کی کارروائیوں سے محفوظ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خلافت کے مقام اور اس کی اہمیت و برکات کو ذہن نشین کریں اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"اے عزیزو جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ .... میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے" (رسالہ الوصیت)

حضور کے اس ارشاد میں قدرت ثانیہ سے مراد خلافت کی برکت ہے جو مومنوں میں جاری رہے گی۔ اس کی بشارت قرآن کریم میں بھی خدا تعالیٰ دیتا ہے جیسا کہ فرمایا،

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی
الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ"

یعنی ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ان میں پہلی امتوں کی طرح خلافت کا سلسلہ قائم کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت یعنی خلافت کے وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سچے دل سے ایمان لائیں اور دوسرے ہمارے اعمال خلافت کے مناسب حال ہوں۔

خلافت کے نظام کی اہمیت اور اس سے وابستگی مومنوں پر ایک عظیم ذمہ داری ڈالتی ہے اس ذمہ داری کی نشان دہی کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"اس جگہ ہمیشہ کے یہی معنے ہیں کہ جب تک تم چاہو گے تم زندہ رہ سکو گے اگر تم سارے مل کر بھی چاہتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ رہتے تو وہ زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔ ہاں اگر تم یہ چاہو کہ قدرت ثانیہ تم میں زندہ رہے تو وہ زندہ رہ سکتی ہے۔ قدرت ثانیہ کے دو مظاہر ہیں اول تائید الٰہی اور دوم خلافت اگر قوم چاہے اور اپنے آپ کو مستحق بنائے تو تائید الٰہی بھی اس کے شامل حال رہ سکتی ہے اور خلافت بھی اس میں زندہ رہ سکتی ہے"
(تقریر ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اگر لوگوں کی ذہنیت خراب ہو جائے اور ان کی نیت میں فتور اور ایمان میں نقص پیدا ہو جائے تو پھر ان سے خلافت کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔ چنانچہ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خرابیاں ہمیشہ ذہنیت کے خراب ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ ذہنیت اگر درست رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کو چھوڑ دے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا
بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا
مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کبھی کسی قوم کے ساتھ اپنے سلوک میں تبدیلی نہیں کرتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنے دلوں میں خرابی نہ پیدا کرے۔ ..... انسان کا مرنا تو ضروری ہے اگر وہ مر جائے تو اس پر کوئی الزام نہیں آتا لیکن قوم کے لئے مرنا ضروری نہیں قومیں اگر چاہیں تو وہ زندہ رہ سکتی ہیں۔ لیکن وہ اپنی ہلاکت کے سامان خود پیدا کر لیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے صحابہ کو ایک ایسی تعلیم دی تھی جس پر اگر ان کی آئندہ نسلیں عمل کرتیں تو ہمیشہ زندہ رہتیں۔ لیکن قوم نے عمل چھوڑ دیا اور وہ مر گئی دنیا یہ سوال کرتی ہے اور میرے سامنے بھی یہ سوال کئی دفعہ آیا ہے کہ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی تھی جس میں ہر قسم کی سوشل تکالیف اور مشکلات کا علاج تھا اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کرکے بھی دکھا دیا تھا پھر وہ تعلیم کہاں گئی اور ۳۳ سال میں ہی کیوں ختم ہو گئی۔ ..... اسلام کا سوشل نظام ۳۳ سال تک قائم رہا اور پھر ختم ہو گیا۔ نہ جمہوریت باقی رہی نہ لوگوں کی تعلیم اور غذا اور لباس اور مکان کی ضروریات کا کوئی احساس رہا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ساری باتیں کیوں ختم ہو گئیں اس کی یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں کی ذہنیت خراب ہو گئی تھی اگر ان کی ذہنیت درست رہتی تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ یہ نعمت ان کے ہاتھ سے چلی جاتی پس تم خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرو اور ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو اگر تم ایسا کرو گے تو خلافت تم میں ہمیشہ رہے گی۔ خلافت خدا تعالیٰ نے تمہارے ہاتھ میں دی ہے۔ اس لئے تاکہ وہ کہہ سکے کہ میں نے اسے تمہارے ہاتھ میں دیا تھا۔ اگر تم چاہتے تو یہ چیز ہمیشہ تم میں قائم رہتی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے الہامی طور پر بھی قائم کر سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ کہا کہ اگر تم لوگ خلافت کو قائم رکھنا چاہو گے تو میں بھی اسے قائم رکھوں گا گویا اس نے تمہارے منہ سے کہلوانا ہے کہ تم خلافت چاہتے ہو یا نہیں؟
(تقریر ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

خلیفہ خدا بناتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی خود اس کی حفاظت کرتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کو معزول نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"جس کو خدا تعالیٰ نے چاہا خلیفہ بنا دیا اور تمہاری گردنیں اس کے سامنے جھکا دیں۔ خدا تعالیٰ کے اس فعل کے بعد بھی تم اس پر اعتراض کرو تو سخت حماقت ہے۔

میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور مسفک الدم ہے مگر انہوں نے اعتراض کرکے کیا پھل پایا۔ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ ابیٰ اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ پھر میں کہتا ہوں اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادتمند فطرت اسے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئے گی اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائے گا۔ پھر دوسرا خلیفہ داؤد تھا

یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ
خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ۔

داؤد کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ان کی مخالفت کرنے والوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی کہ وہ انارکسٹ لوگ آپ کے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اس کی مخالفت کرکے نیک نتیجہ دیکھ سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنایا۔ ... کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ دو انسان ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں یعنی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

(باقی صفحہ …)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیبت

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب ثاقب مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ

غیبت کے متعلق بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اگر کسی کا کوئی سچا عیب اس کی عدم موجودگی میں بیان کیا جائے تو وہ غیبت نہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ غیبت کا اطلاق ہمیشہ ایسی سچی بات پر ہوتا ہے جو کسی دوسرے کو بدنام کرنے کے لئے اس کی غیر حاضری میں بیان کی جائے۔ اگر جھوٹی بات بیان کی جائے تو وہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ غیبت کسے کہتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ (ترمذی)

یعنی تیرا اپنے بھائی کا ایسے رنگ میں ذکر کرنا۔ جو اسے برا لگے غیبت کہلاتا ہے اس صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر اس شخص میں وہ بات پائی جاتی ہو پھر بھی؟ آپ نے فرمایا۔ اگر اس میں وہ بات پائی جاتی ہو۔ تو وہی تو غیبت ہے اگر تو ایسی بات کہتا ہے جو اس میں پائی نہیں جاتی تو وہ بہتان ہے اللہ تبارک وتعالیٰ مومنوں کو مخاطب فرماتا ہے:۔

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ (سورۃ الحجرات آیۃ ۱۳ پارہ ۲۶)

اور نہ غیبت کرو ایک دوسرے کی کیا کوئی تم میں سے پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے ضرور تم کو گھن آتی ہے اس سے۔ پس غیبت سے بچو۔ اللہ معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے گویا کسی کی غیبت کرنا اتنا ہی ناپسندیدہ فعل ہے جتنا کہ کسی کا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا اور کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے بلکہ ایسا کرنے سے اسے کراہت آتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"اسلام نے غیبت کی ممانعت کے متعلق جو حکم دیا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ بسا اوقات انسان دوسرے کے متعلق ایک رائے قائم کرتا ہے اور وہ اپنے آپ کو اس رائے میں حق بجانب سمجھتا ہے لیکن درحقیقت اس کی رائے صحیح نہیں ہوتی ہم نے بیسیوں دفعہ دیکھا ہے کہ ایک شخص دوسرے کے متعلق ایک قطعی رائے قائم کر لیتا ہے اور اسے یقین ہوتا ہے کہ میری رائے درست ہے لیکن ہوتی غلط ہے ایسی صورت میں اگر دوسرا شخص سامنے بیٹھا ہوگا۔ اور اس کے متعلق کسی رائے کا اظہار کیا جائے گا تو لازماً وہ اپنی براءت کرے گا اور کہیگا کہ تمہیں میرے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرے اندر یہ نقص نہیں پایا جاتا پس خواہ کسی کے نزدیک کوئی بات سچی ہو جب وہ دوسرے شخص کی عدم موجودگی میں بیان کرتا ہو اور وہ بات ایسی ہے جس سے اس کے بھائی کی عزت کی تنقیص ہوتی ہے یا اس کے علم کی تنقیص ہوتی ہے۔ یا اس کے رتبہ کی تنقیص ہوتی ہے تو قرآن اور احادیث کی رو سے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اس طرح اس نے اپنے بھائی کو اپنی براءت پیش کرنے کے حق سے محروم کر دیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ...)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس بات کی نصیحت کرتے رہتے تھے کہ خواہ مخواہ دوسروں کے کاموں پر اعتراض نہ کیا کرو اور ایسے معاملات میں دخل نہ دیا کرو۔ جن کا تمہارے ساتھ تعلق نہیں ہوتا کیونکہ اس طرح فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کے اسلام کا بہترین نمونہ یہ ہے کہ جس معاملہ کا اس سے براہ راست کوئی تعلق نہ ہو۔ اس میں خواہ مخواہ دخل اندازی نہ کیا کرے آپ کا یہ خلق ایسا ہے کہ جس کی تعمیل کرکے دنیا میں امن قائم کیا جا سکتا ہے عموماً اور ہزاروں خرابیاں دنیا میں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ مصیبت زدہ کی مدد کرنے کے لئے تو تیار نہیں ہوتے۔ مگر خواہ مخواہ لوگوں کے معاملات پر اعتراض کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں لوگوں کو اس بدفعل سے بچنا چاہیئے تھا اور ایک دوسرے کے عیوب کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے تھی اور انہیں ایک دوسرے کے سامنے ظاہر نہ کرنا چاہیئے تھا مگر یہ مرض (غیبت کا) زیادہ ہی بڑھتا جا رہا ہے اور آج لوگ ایک دوسرے کے عیوب کو اور کمزوریوں کو بڑے مزے سے بیان کرتے ہیں جیسا کہ کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دے رہے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ تو یہ تھا کہ آپ کی نظر میں اگر کسی کا عیب آ جاتا تھا تو آپ اسے چھپاتے تھے اور اگر کوئی اپنا عیب ظاہر کرتا تھا تو آپ اس کو بھی عیب ظاہر کرنے سے منع فرماتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو بندہ کسی دوسرے بندے کا گناہ دنیا میں چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے گناہ قیامت کے دن چھپائیگا (مسلم)

حضرت معاذؓ کہتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ مجھے ایسے عمل کا ارشاد فرمائیے۔ جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں اور دوزخ کی آگ مجھ پر حرام ہو۔ فرمایا تونے بڑا سوال کیا اور یہ آسان ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے تو اللہ تعالیٰ کی بندگی کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا۔ نماز قائم رکھ

باقی صفحہ پر

تبصرہ

شمائل احمدؑ طبع دوم

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت یکصد آٹھ صفحات

کاغذ سفید طباعت وکتابت عمدہ قیمت ایک روپیہ صرف

ملنے کا پتہ:۔ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

یہ کتاب پہلی بار ۱۹۴۳ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے شائع کی تھی اور اسے ۱۹۴۴ء کے امتحان کا نصاب مقرر کیا گیا تھا اور اب دوسری بار مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے اسے شائع کیا ہے اس کی ترتیب و تدوین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے امداد و رہنمائی فرمائی تھی مسودہ پر نظر ثانی فرما کر آپ نے بعض ضروری اصلاحات بھی فرمائیں اور پھر اپنی قلم مبارک سے اس کا تعارف تحریر فرمایا اور اس میں درج شدہ روایات جیسا کہ پیش لفظ میں کیا گیا ہے مستند ماخذ سے لی گئی ہیں اور انہیں ۲۹ عنوانات کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔

مامور زمانہ جب دنیا میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سامنے نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہے اور اس کے مخاطب لوگوں کو کہتا ہے تم اس کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ تا میری نظر میں محبوب ہو جاؤ۔ چنانچہ اس مامور کے ماننے والے اس کے اخلاق وعادات کو اپنا کر اس سے ایسا اتحاد و یگانگت پیدا کر لیتے ہیں کہ گویا وہ ایک ہی وجود ہیں وہ اس کی عکسی تصویر بن جاتے ہیں اور اس طرح اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کر لیتے ہیں۔ اس زمانہ کے مامور کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ لیکن اس وقت جب کہ آپ کا وجود مبارک ہم میں ظاہری طور پر موجود نہیں۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ حضور کے اخلاق وعادات اور خصائل مبارکہ کو جماعت کے سامنے بار بار پیش کیا جائے تا وہ انہیں اپنے اندر پیدا کر کے اپنے نفوس میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر سکیں۔ اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی یہ کوشش نہایت مفید اور بابرکت ہے۔ یہ رسالہ چھوٹوں اور بڑوں عورتوں اور بچوں سب کے لئے یکساں طور پر مفید ہے اور ہر گھر میں اس کم از کم ایک نسخہ موجود ہونا ضروری ہے تا ہماری موجودہ اور آئندہ نسلیں حضور کے خصائل و اخلاق کو اپنے اندر پیدا کرکے آپ کے رنگ میں رنگین ہو جائیں اور اس مقام کو حاصل کر سکیں۔ جہاں انہیں خدا تعالیٰ پہنچانا چاہتا ہے

24
Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

احمدیت کے پروانوں کی شاندار قربانیاں

سو فیصد ادائیگی کرنے والوں کی فہرست

دنیا کو ہلاکت سے بچانے اور لوگوں کو انوار قرآنیہ سے منور کرنے کے لئے سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے الٰہی منشاء کے ماتحت نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک فرمائی۔ احمدیت کے پروانوں نے اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس میں فراخ دلی سے حصہ لیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھا رہے ہیں۔ وعدہ کی سو فیصد ادائیگی کرنے والوں کی انیسویں فہرست دعا اور ریکارڈ کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ التجاء ہے وہ ہمارے ان مخلص بھائی بہنوں کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور بہتر جزا دے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی	رقم	
	صف اوّل		
۴۰	مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب لائیڈ سائنٹفک سٹور گپننت روڈ لاہور	۵۰۰۰/۰۰	〃
۴۱	ملک رشید احمد صاحب کاہلوں معہ اہلیہ صاحبہ نیو ٹاؤن کراچی	۵۰۰۰/۰۰	〃
۴۲	مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب جنرل مینیجر نیو شوگر ملز سرائے نورنگ	۵۰۰۰/۰۰	〃
۴۳	محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اسلام آباد	۵۰۰۰/۰۰	〃
	صف دوم		
۳۵	مکرم لیفٹننٹ کرنل احمد خان صاحب ٹوپی ضلع مردان	۲۰۰۰/۰۰	〃
	صف سوم		
۵۷۴	مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر	۵۰۰/۰۰	〃
۵۷۵	مکرم چوہدری محمد افضل صاحب قصور لاہور	۵۰۰/۰۰	〃
۵۷۶	مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ	۵۰۰/۰۰	〃
۵۷۷	مکرمہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی ربوہ	۵۰۰/۰۰	〃
۵۷۸	مکرمہ نظیر صادقہ صاحبہ والدہ محترم احمد طاہر صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۵۰۰/۰۰	〃
۵۷۹	مکرم لیفٹننٹ کرنل محمد طیب صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۵۰۰/۰۰	〃
۵۸۰	مکرمہ والدہ صاحبہ حاجی بختیار احمد صاحب پشاور	۵۰۰/۰۰	〃
۵۸۱	مکرم والد صاحب 〃 〃 〃	۵۰۰/۰۰	〃
۵۸۲	مکرم مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری دارالرحمت غربی ربوہ	۵۰۰/۰۰	〃
۵۸۳	مکرم میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ٹیلیفون سپروائزر دارالصدر شمالی ربوہ	۵۰۰/۰۰	〃
۵۸۴	مکرم چوہدری حاکم علی صاحب ٹال والے فیکٹری ایریا ربوہ	۵۰۰/۰۰	〃
۵۸۵	مکرم عبدالرزاق صاحب بی۔ ٹی آئی جامعہ احمدیہ ربوہ	۵۰۰/۰۰	〃
۵۸۶	مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب چک ر ب ۵۹ گنگاپور ضلع لائلپور	۵۰۰/۰۰	〃
۵۸۷	مکرم خواجہ منور احمد صاحب خواجہ ریسٹورنٹ گولبازار ربوہ	۵۰۰/۰۰	〃
۵۸۸	مکرم مولانا احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی	۵۰۰/۰۰	〃
۵۸۹	مکرمہ و محترمہ ام بشیر الحق و سراج الحق صاحبان پتوکی ضلع لاہور	۵۰۰/۰۰	〃
۵۹۰	مکرم لیفٹننٹ کرنل شہداد احمد خان صاحب کوہاٹ	۵۰۰/۰۰	〃
۵۹۱	مکرم مرزا دوست محمد صاحب معرفت مرزا اسلام احمد صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی	۵۰۰/۰۰	
۵۹۲	مکرم شیخ محمد اکرم اختر صاحب ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول بو سیرالیون	۵۰۰/۰۰	〃
۵۹۳	مکرمہ و محترمہ اشرف بیگم صاحبہ اہلیہ میاں محمد افضل صاحب میانی سرگودہا	۵۰۰/۰۰	〃
۵۹۴	مکرم چوہدری فیض احمد صاحب چک ۲۷/۹ ب ضلع ساہیوال	۵۰۰/۰۰	〃
۵۹۵	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مہار گنج مغلپورہ لاہور	۵۰۰/۰۰	〃
۵۹۶	مکرم مرزا احمد بیگ صاحب ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر ساہیوال	۵۰۰/۰۰	〃

(باقی)

غیبت

بقیہ ص۲

اور زکوٰۃ ادا کر۔ اور رمضان کے روزے رکھ۔ اور طاقت ہو تو حج کر ... ...

پھر فرمایا:

"میں تمہیں ان سب (گناہوں) کی جڑ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! تو آپ نے زبان مبارک پکڑی اور فرمایا۔ تو اپنے پر اس کو بند رکھ۔ میں نے عرض کیا کیا ہم ان باتوں کے سبب پکڑے جائیں گے جو زبان سے بولتے ہیں؟ فرمایا تیری ماں تجھے روئے۔ دوزخ کی آگ میں اوندھے منہ ان کی زبانوں کے پھل گرائیں گے"

(ترمذی)

غیبت ایک ایسا گناہ ہے جو تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس گناہ کو ترک کر دیں۔ اور جب کسی کے متعلق کوئی بات کریں تو سوچ سمجھ کر کریں کہیں اس گناہ کے ارتکاب کرنے والے نہ ہو جائیں

ہماری نجات اور فلاح

بقیہ ص ۳

ان حوالوں سے پتہ لگتا ہے کہ جو سعید روحیں ہوتی ہیں اعمال صالحہ بجالاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتی ہیں اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتی ہیں۔ وہی خلافت جیسی نعمت عظمیٰ کے فیض سے مستفیض ہوتی ہیں اور شقی لوگ جن کے دلوں میں نفاق ہوتا ہے اور وہ حقائق جانتے ہوئے بھی ان سے روگردانی کرتے ہیں نیکی کو قبول کرنے اور اعمال صالحہ بجالانے کی صلاحیتیں مفقود ہو چکی ہوتی ہیں وہ خلافت کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔

خلافت نے تو ہمیشہ قائم و دائم رہنا ہے۔ انشاء اللہ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کون ہے جو اس چشمۂ آب حیات سے ہمیشہ سیراب ہوتا رہے گا۔ اور کون ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۲۴ر جنوری ۱۹۶۰ء کو کئے گئے عہد پر کاربند ہوگا کہ

"ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے۔ اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین اللھم آمین۔"

(الفضل ۱۰ر فروری ۱۹۶۰ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقی معنوں میں ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ خلافت کے نور سے دنیا کو منور کرے۔ اور دشمنوں کو ناکام و نامراد کرے۔ آمین۔ ثم آمین۔

اشتہار نیلام

برائے نیلام وصولی محصول چونگی ٹاؤن کمیٹی جوہر آباد

بابت دس ماہ از ۱/۹/۷۲ تا ۳۰/۶/۷۳

ٹاؤن کمیٹی اپنی محصول چونگی وصولی برائے دس ماہ از ۱/۹/۷۲ تا ۳۰/۶/۷۳ ٹھیکہ پر نیلام کر رہی ہے۔

بولی نیلام مورخہ ۱۰/۸/۷۲ بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام ٹاؤن ہال جوہر آباد میں ہوگی خواہشمند حضرات تاریخ و وقت مقررہ پر تشریف لا کر نیلامی میں حصہ لے سکتے ہیں

شرائط نیلام و پٹہ و طریق کار ادائیگی اقساط وغیرہ دفتر بلدیہ جوہر آباد میں کسی بھی وقت دفتری اوقات میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

خواہشمند حضرات اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

المشتہر

شہزاد حسن پرویز سی ایس پی
ناظم بلدیہ جوہر آباد

IPL. 1730

ضروری اعلان

خریداران الفضل کے پتہ جات کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں جن خریداروں کو اپنے پتہ میں تبدیلی یا کسی قسم کی درستی وغیرہ کروانی مقصود ہو تو وہ جلد از جلد اپنے درست پتہ سے دفتر کو اطلاع دیں۔ خط لکھتے وقت پتہ صاف مستخط اور خوشخط لکھا جائے۔ انگریزی میں لکھا ہوا پتہ کیپیٹل حروف میں تحریر فرما دیں۔ نیز اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ بھی ضرور تحریر فرما دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ کے اوپر درج ہوتا ہے۔ شکریہ۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث کیا ہے

اشاعتِ اسلام کے لئے ہماری کوششیں اسی وقت بار آور ہو سکتی ہیں جب ہم خود اسلامی احکام پر عمل کرنے والے ہوں

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"جس کام کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ اتنا عظیم الشان ہے کہ اس کے لئے یہ کوششیں کافی نہیں ہو سکتیں۔ مخالف ہمارے مقصد کو نہیں سمجھتا تو وہ معذور ہے اگر وہ ضد یا ناواقفیت کی وجہ سے ہماری مخالفت کرتا ہے تو کوئی اعتراض کی بات نہیں وہ تو اس پر غور کرنا ہی نہیں چاہتا یا اگر غور کرتا ہے تو تعصب کی وجہ سے وہ صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اگر ہم بھی اپنے مقصد کو نہ سمجھیں اور ہمارا بھی رویہ ایسا ہی ہو کہ ہم اپنے مقصد کو سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔ تو ہم پر یقیناً افسوس ہوگا۔ ہمارا دعویٰ ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا دعویٰ سچا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نازک حالت کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی جماعت کے ذریعہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو پھر سے دنیا میں قائم کرے یہ مقصد ہے جس کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے اور جس کی خدا تعالیٰ ہم سے امید کرتا ہے اور یہ معمولی چیز نہیں۔ ایک انسان کے لئے ایک انسان کی اصلاح بھی ناممکن ہے مگر ہم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ اسلام کے ماننے والوں میں سے کتنے ہیں جو خوشی سے ان احکام کو مانتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پھر جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم اسلام کے احکام پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان میں سے کتنے ہیں جو واقعہ میں عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور پھر جو عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ ان میں سے کتنے ہیں جو ان پر عمل کر کے صحیح طور پر کامیاب ہوئے ہیں۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ وہ اسلام کے معنے ہی نہیں سمجھتے ہر آدمی ایسی چیزوں اور عقائد کو جو رسم و رواج میں داخل ہیں الگ کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ان کو الگ کر لو اور باقی جو کچھ ہے وہ اسلام ہے۔ کچھ عورتیں پردہ کی قائل نہیں ہیں وہ اس کو الگ کر لیتی ہیں اور کہتی ہیں بھلا اللہ تعالیٰ کو چھوٹے چھوٹے امور میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے پردہ کو الگ کر دو۔ باقی جو کچھ ہے وہ اسلام ہے ہمارے نوجوان جن کے لئے داڑھی رکھنا مشکل ہے وہ کہہ دیتے ہیں یہ تو کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی باقی جو کچھ ہے وہ اسلام ہے۔ سود لینے والا کہہ دیتا ہے کہ بنکنگ تو نہایت ضروری چیز ہے اس لئے سود کو چھوڑ دو باقی جو کچھ ہے اسلام ہے غرض جس حکم کو وہ نہیں مانتا اس کے نزدیک وہ اسلام نہیں۔ باقی امور اسلام میں داخل ہیں۔ تو پھر باقی کیا رہ جاتا ہے۔ سود بھی اسلام میں داخل نہیں داڑھیاں رکھنا بھی اسلام میں داخل نہیں تو پھر کچھ بھی اسلام میں داخل نہیں مثل مشہور ہے کہ کوئی بزدل آدمی تھا اسے وہم ہو گیا تھا کہ وہ بہت بہادر ہے وہ گودنے والے کے پاس گیا پرانے زمانہ میں یہ رواج تھا کہ پہلوان اور بہادر اپنے بازو پر اپنے کیریکٹر اور اخلاق کے مطابق نشان کھدوا لیتے تھے وہ بھی گودنے والے کے پاس گیا گودنے والے نے پوچھا تم کیا گدوانا چاہتے ہو اس نے کہا میں شیر گدوانا چاہتا ہوں جب وہ شیر گودنے لگا تو اس نے سوئی چبھوئی سوئی چبھونے سے درد تو ہونا ہی تھا وہ دلیر تو تھا نہیں اس نے کہا کیا کرنے لگے ہو گودنے والے نے کہا شیر گودنے لگا ہوں اس نے کہا شیر کا کون حصہ گودنے لگے ہو اس نے کہا دم گودنے لگا ہوں۔ اس آدمی نے کہا شیر کی دم اگر کٹ جائے تو کیا وہ شیر نہیں رہتا گودنے والے نے کہا شیر تو رہتا ہے کہنے لگا اچھا دم چھوڑ دو اور دوسرا کام کرو۔ اس نے پھر سوئی ماری تو وہ بول اٹھا اب کیا کرنے لگے ہو اس نے کہا اب دایاں بازو گودنے لگا ہوں۔ اس آدمی نے کہا اگر شیر کا لڑائی یا مقابلہ کرتے ہوئے دایاں ہاتھ کٹ جائے تو کیا وہ شیر نہیں رہتا اس نے کہا شیر تو رہتا ہے کہنے لگا پھر اس کو چھوڑ دو آگے چلو۔ آخر وہ بایاں بازو گودنے لگا تو کہا اسے بھی رہنے دو کہا اسکے بغیر شیر نہیں رہتا پھر ٹانگ گودنی چاہی تب بھی اس نے یہی کہا آخر وہ بیٹھ گیا اس آدمی نے پوچھا کام کیوں نہیں کرتے گودنے والے نے کہا اب کچھ نہیں رہ گیا۔ یہی آج کل اسلام کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے لوگ اپنے مطلب کی چیزیں الگ کر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ باقی جو کچھ ہے وہ اسلام ہے" (مشعل راہ ص ۶۰۱ تا ۶۰۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا احمدی نوجوانوں سے خطاب

حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"وہاں (افریقہ میں) مبلغین کی کس قدر شدید ضرورت ہے اگر سر دست ہم ڈیڑھ سو مبلغ وہاں بھیجیں تب بھی ایک ایک علاقہ میں صرف ایک مبلغ رکھا جا سکتا ہے پس میں نوجوانوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ ان فیوض میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے راستے کھول رہا ہے اور افریقن لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف راغب کر رہا ہے۔ اور وہ عیسائیوں کی شان و شوکت اور ظاہری آرائش کے باوجود احمدی مبلغین کی طرف زیادہ توجہ دیتے اور اسلام کی باتوں کی طرف زیادہ دھیان دیتے ہیں۔

پس آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اس سعادت سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔ اور اپنی زندگیاں راہ خدا میں وقف کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔"

(الفضل ۱۵ر جنوری ۱۹۴۷ء)

ایسے طلباء جو میٹرک اور ایف اے کا امتحان دے چکے ہیں یا جو بی اے اور ایم اے کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں اور وہ اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے بجا لانے کے خواہشمند ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں کارروائی کی جا سکے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں ہوگا۔ جس کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

گمشدہ گھڑی: ایک عدد کلائی واچ کمپنی ہائی سکول کی مسجد کے غسلخانہ سے ۳ر ۸ بدھ جمعرات ہونے چھ بجے شام سے گم ہے اگر کسی صاحب کو یہ گھڑی ملی ہو تو براہ کرم مجھے بھیج کر ممنون فرمادیں (محمد حسین مالی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تقرر ناظمین اضلاع

مندرجہ ذیل ناظمین اضلاع کا تقرر مکرم قائم مقام نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ۳۱ر دسمبر ۷۲ء تک کے لئے منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۱۔	ناظم انصار اللہ ضلع سرگودھا	مکرم چوہدری حشمت علی صاحب مسلم ایم اے
۲۔	" " " لاڑکانہ	" مولوی محمد انور صاحب ایڈوو۔ انور آباد
۳۔	" " " ملتان	" چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی۔ ملتان
۴۔	" " " ہزارہ	" سید محمد منیر ہاشمی صاحب ایبٹ آباد۔

متعلقہ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ناظمین سے پورا تعاون فرمادیں۔

(قائد عمومی، مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

انیسۃ النساء صاحبہ بنت مکرم محمد رفیق صاحب سمن آباد لاہور (جو مکرم محمد سعید احمد صاحب ایگزیکٹو انجینئر گوجرانوالہ کی ہمشیرہ ہیں) کا نکاح سلمان رشید احمد صاحب ابن مکرم محمد بخش صاحب ساکن گوجرانوالہ سے دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گوجرانوالہ نے ۲۸ر جولائی ۱۹۷۲ء کو نماز جمعہ سے قبل مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا: محترمہ حفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع کنگ اے ایم او مقائد آباد دل کے عارضہ سے بیمار ہیں کچھ عرصہ قبل ان کے پتہ کا اپریشن ہوا تھا جس سے حالت کچھ بہتر ہوگئی تھی اب دوبارہ تکلیف بڑھ گئی ہے احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(اکرام اللہ باجوہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۲۵